ساجد حمید

کیا گوہ حرام ہے؟

—— ۱ ——

قال بن عمر: سأل رجل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، وھو علی المنبر، عن أکل الضب. فقال لا آکلہ ولا احرمہ.

''ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی نے آپ سے پوچھا کہ گوہ کو کھانا کیسا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نہ اسے کھاتا ہوں نہ اسے حرام کرتا ہوں۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

ترجمے کے حواشی

قرآن مجید نے خورونوش کے باب میں حلت وحرمت کا یہ ضابطہ دیا ہے کہ 'احل لکم الطیبات' (المائدہ ۵:۴) ''تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال ہیں۔'' تفصیل کے لیے دیکھیے استاد گرامی کی کتاب ''میزان'' کا باب: 'خورونوش'۔ پھر جانوروں میں سے پاکیزہ جانوروں کے تعین میں رہنمائی کے لیے فرمایا: 'أحلت لکم بھیمۃ الأنعام' (المائدہ ۵:۱) ''تمھارے لیے چوپائے کی قسم کے جانور حلال کیے گئے ہیں۔'' اس سے جانوروں کے بارے میں ہمارے لیے یہ ضابطہ بنا کہ تمام وہ جانور جو اپنی نوعیت میں انعام جیسے ہیں، ہم ان کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ شریعت کے ان احکام کی روشنی میں جب تمام جانوروں کا جائزہ لیا جائے تو کچھ جانور واضح طور پر غیر انعام قرار پائیں گے اور

کچھ انعام۔ لیکن کچھ جانوروں کے بارے میں اختلاف کا امکان ہوگا۔ ان میں شریعت نے فیصلہ انسانی فطرت پر چھوڑا ہے۔ انسان خود فیصلہ کرے کہ وہ اسے کھائے یا نہ کھائے۔ جس طرح گناہ وثواب کے موقع پر اس کا ضمیر فیصلہ کرتا ہے ایسے ہی ان کے کھانے کا فیصلہ بھی انسان کی فطرت کرے گی۔ ان غیر متعین جانوروں میں سے ایک جانور گوہ ہے۔ گوہ کے باب میں آپ کی طرف سے دو رویے روایتوں میں نقل ہوئے ہیں:

۱۔ آپ نے خود کبھی نہیں کھائی۔ اس کی وجہ آپ نے یہ بتائی کہ میرے والدین نے کبھی نہیں کھائی یا ہمارے علاقے (تہامہ) میں نہیں کھائی جاتی۔ اس لیے مجھے اس سے گھن آتی ہے۔ آپ نے دوسروں کو کھانے کی مطلق اور ایک روایت کے مطابق (سنن الکبریٰ، رقم ۶۶۲۷) بھوک سے مشروط اجازت دی۔ یہ باتیں ہماری زیر بحث روایت اور آگے آنے والی سیدہ میمونہ اور سیدہ عائشہ کی روایات سے معلوم ہوتی ہیں۔ موطا کی روایت ۱۷۳۷ میں آپ نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ میرے پاس اللہ کی طرف سے فرشتے آتے ہیں: 'إنی تحضرنی من اللّٰہ حاضرۃ'۔ یہ وہی علت ہے جو بد بودار سبزیوں میں آپ نے بیان کی۔

۲۔ آپ نے گوہ کے پکے ہوئے سالن کو انڈیلنے کا حکم دیا۔ نہ خود کھایا نہ کسی کو کھانے دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ایک ایسی وادی میں گئے جہاں اس جانور کی کثرت تھی۔ آپ کو شک گزرا کہ کہیں یہ یہود کا وہ قبیلہ نہ ہو، جسے مسخ صورت کے عذاب سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ قرآن مجید میں یہ بات مذکور ہے کہ بنی اسرائیل کو بندر اور سور بنایا گیا (المائدہ ۵: ۶۰)۔ اگرچہ قرآن مجید میں گوہ بنائے جانے کا ذکر نہیں ہے، لیکن اس سے اس بات کی نفی نہیں ہوتی کہ یہود کے کسی قبیلے کو گوہ نہ بنایا گیا ہو۔ اس لیے اس بات کو ماننے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اگر راویوں نے یہ بات اپنی طرف سے شامل نہیں کی تو یہ خبر اس علم کی بنا پر آپ نے دی ہے، جو قرآن کے علاوہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل تھا۔ البتہ گوہ کی اس طرح سے حرمت سے متعلق تفصیل سے گفتگو اسی روایت کے تحت ہوگی۔

روایات کے سارے مواد سے تین اصولی باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ آپ نے گوہ کے باب میں اصلاً خاموشی اختیار کی ہے۔ اور فرمایا ہے: میں نہ اسے حرام کرتا ہوں اور نہ خود کھاتا ہوں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ گوہ ایسے جانوروں میں سے ہے جس کا الحاق متعین طور پر انعام کے ساتھ یا درندوں کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو آپ اسے حرام یا حلال قرار دے دیتے۔

۲۔ آپ نے خود نہیں کھائی اور فرمایا 'أنی أعافہ' میں اسے گھن آنے کی بنا پر نہیں کھا رہا ہوں۔ اس سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ جن چیزوں کو ہم احکام شریعت کے تحت لانے میں متردد ہوں، ان میں فیصلہ کن چیز آدمی کی فطرت کی اباو گریز

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

ہے۔ دوسری علت بو ہے، اس صورت میں نماز یا عبادت کے اوقات کے آس پاس اس کے کھانے میں احتیاط برتنا ہوگی۔

۳۔ آپ نے خود نہیں کھائی، مگر جس نے کھائی اسے کھانے دی۔ اس سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ چونکہ اسے انعام اور غیر انعام کے تحت درجہ بندی میں لانا ممکن نہیں ہے، اس لیے اس کے بارے میں انسان آزاد ہیں، وہ اگر کھا سکتے ہوں تو کھالیں۔ البتہ آپ کے اپنے عمل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسے متردد امور میں گریز ہی بہتر ہے۔

متن کے حواشی

یہ روایت صحیح مسلم، رقم ۱۹۴۳ کی ہے۔ اس کے علاوہ یہ روایت درج ذیل مقامات پر آئی ہے: صحیح مسلم (اس رقم کے تحت صحیح مسلم میں پانچ روایات آئی ہیں)، رقم ۱۹۴۳، ۱۹۵۰، صحیح بخاری، رقم ۵۲۱۶، مسند احمد، رقم ۵۹۲۶، ۴۴۹۷، ۴۵۶۲، ۴۵۳۷، ۴۶۱۹، ۴۸۸۲، ۵۰۰۴، ۵۰۲۶، ۵۰۵۸، ۵۰۶۸، ۵۲۵۵، ۵۲۸۰، ۵۵۳۰، ۱۴۷۲۵، السنن الکبریٰ، رقم ۶۶۴۸، ۴۸۲۶، ۴۸۲۷، موطا مالک، رقم ۱۷۳۹، صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۶۵، سنن البیہقی، رقم ۱۹۲۰۴، ۱۲۹۰۶، ۱۹۱۹۳، ۱۹۱۹۴، سنن الترمذی، رقم ۱۷۹۰، سنن النسائی، رقم ۴۳۱۴، ۴۳۱۵، مصنف عبد الرزاق، رقم ۸۶۷۲، ۸۶۷۳، ۸۶۷۴، المسند، رقم ۶۴۱، ۶۴۲، ابن ماجہ رقم ۳۲۴۲، ۳۲۳۹۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

بہت سے متون میں منبر پر بیٹھے ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ یہ صرف مسلم کی مذکورہ بالا روایت اور مسند احمد، رقم ۴۶۱۹، ۵۰۶۸، سنن الکبریٰ، رقم ۴۸۲۶ اور النسائی، رقم ۴۳۱۴ میں آیا ہے۔

مسلم، رقم ۱۹۴۳ کے تحت دوسری روایت اور مسند احمد، رقم ۴۴۹۷، ۱۴۷۲۵ میں یہ روایت سوال کے بجائے ایک واقعہ کو بیان کرتی ہے: 'قد اتی به النبی صلی اللّٰه علیه و سلم یعنی الضب فلم یاکله ولم یحرمه'، (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پیش کیا گیا یعنی گوہ کا کھانا، نہ آپ نے کھایا اور نہ حرام ٹھیرایا)۔

سوال کے موقع و محل میں کچھ اختلافات کے ساتھ یہ روایت نقل ہوئی ہے: یعنی 'سأل رجل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم' (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے پوچھا) کے بجائے مسند احمد، رقم ۵۰۰۴، ۵۹۲۶، سنن البیہقی، رقم ۱۹۱۹۳ میں 'ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم سئل عن الضب' (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا)؛ مسلم، رقم ۱۹۴۳، مسند احمد، رقم ۴۵۶۲، ۴۸۸۲، المسند، رقم ۶۴۱، ۶۴۲ میں 'سئل النبی صلی اللّٰه علیه و سلم عن الضب' (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا)؛ مسند احمد،

رقم ۴۵۷۳، مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۶۷۳ میں 'ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الضب' (بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا)؛ مسند احمد، رقم ۵۰۶۸ میں 'عن ابن عمر قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر وساله رجل عن الضب' (ابن عمر کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اور آپ سے کسی آدمی نے گوہ کے بارے میں پوچھا تھا)؛ سنن الکبریٰ، رقم ۶۶۴۸ میں 'جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم بضب فقال ما تقول في هذا؟' (ایک بدو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لے کر آیا اور آپ سے پوچھا کہ اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں)؛ موطا، رقم ۱۷۳۹ میں 'ان رجلا نادى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما ترى في الضب' (ایک آدمی نے آپ کو بلند آواز سے پکار کر پوچھا: اس گوہ کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے)؛ مسند احمد، رقم ۵۵۳۰ میں 'ان اعرابيا نادى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ترى في هذا الضب' (ایک بدو نے آپ کو بلند آواز سے پکار کر پوچھا: اس گوہ کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے) ان الفاظ کے ساتھ یہی بات بیان ہوئی ہے۔

مسند احمد، رقم ۵۰۲۶ میں یہ سوال موجود ہی نہیں، بس آپ کا قول بیان کیا گیا ہے۔ 'ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال: لا آكله ولا آمر ولا أنهى عنه'۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں، نہ اس کے کھانے کا کہتا ہوں، اور نہ اس سے روکتا ہوں)۔

آپ کا جواب مختلف الفاظ میں نقل ہوا ہے۔ یعنی 'فقال لا آكله ولا احرمه' (تو آپ نے فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں، نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں) کے بجائے: مسند احمد، رقم ۴۶۱۹، ۵۰۰۴ میں 'فقال لا آكله ولا انهى عنه' (تو آپ نے فرمایا: میں نہ اسے کھاتا ہوں، نہ اس سے روکتا ہوں)؛ مسند احمد، رقم ۵۰۲۶ میں 'قال: لا آكله ولا آمر به ولا انهى عنه' (نہ میں اسے کھاتا ہوں، نہ اس کے کھانے کا کہتا ہوں، اور نہ اس سے روکتا ہوں)؛ موطا، رقم ۱۷۳۹، مسلم، رقم ۱۹۴۳، بخاری، رقم ۵۲۱۶، مسند احمد، رقم ۴۸۸۲، ۵۲۸۰، ۵۴۴۰، ابن حبان، رقم ۵۲۶۵، سنن الکبریٰ، رقم ۴۸۲۷، سنن البیہقی، رقم ۱۹۱۹۳، ۱۹۱۹۴، النسائی، رقم ۴۳۱۵ اور مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۶۷۲ میں 'فقال لست باكله ولا بمحرمه' یا 'فقال لست اكله ولا محرمه' (نہ میں اسے کھانے والوں میں سے ہوں، اور نہ اس کے حرام کرنے والوں میں سے) کے الفاظ آئے ہیں۔

مسلم، رقم ۱۹۴۳ اور مسند احمد، رقم ۴۴۹۷ میں آپ کا جواب آپ کے قول کے بجائے فعل کی صورت میں بیان ہوا

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

ہے:'فلم یاکله ولم یحرمه' (نہ آپ نے کھایا اور نہ حرام ٹھیرایا)۔

کچھ روایتوں مثلاً مسلم، رقم ۱۹۵۰، ابن ماجہ، رقم ۳۲۴۲، ۳۲۳۹ اور بیہقی، رقم ۱۹۲۰۴، ۱۲۹۰۶ میں صحابۂ کرام جیسے سیدنا عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا آپ کے بارے میں یہ بیان ہے کہ 'إن النبی لم یحرم ولکن قذرہ' (آپ نے اسے حرام نہیں ٹھیرایا، بس ناگوار قرار دیا ہے) یا بس اتنے الفاظ ہیں: 'إن النبی لم یحرم' (آپ نے اسے حرام نہیں ٹھیرایا)۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net